سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

میسرز کچوالا جمز، جے پور

بنام

جوائنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس، جے پور

14/دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

قانون آمدنی ٹیکس 1961 :

دفعہ 144 -بہترین فیصلے تخمینہ کاری-ٹیکس تشخیص الیہ کے کھاتوں کی کتابوں کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا-ٹیکس حکام جعلی خریداریوں کی تلاش کو ریکارڈ کر رہے ہیں-منعقد ہوا، اس طرح کے نتائج کو فوری اپیل میں مداخلت نہیں کی جاسکتی-کھاتوں کی کتابوں کو مسترد کرنے کے لیے ٹھوس وجوہات دی گئی ہیں-بہترین فیصلے تخمینہ کاری میں ہمیشہ ایک خاص حد تک قیاس آرائی کا کام ہوتا ہے، لیکن آمدنی ٹیکس حکام کی طرف سے مداخلت کی ضمانت دینے میں کوئی من مانی نہیں ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ کے کھاتوں کی کتابیں ناقابل اعتبار پائی گئیں اور دکھائی گئی خریداریوں کو تشخیص افسر نے جعلی قرار دیا۔ انہوں نے موازنہ مقدمات کی بنیاد پر آمدنی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 144 کے تحت ٹیکس دہندہ کے مجموعی منافع کا مشخصہ 40 فیصد کی شرح سے لگایا، جسے کمشنر (اپیل) نے کم کر کے 35 فیصد اور آمدنی ٹیکس اپیلی ٹریبونل نے مزید 30 فیصد کر دیا۔

موجودہ اپیل میں ٹیکس تشخیص الیہ نے جعلی خریداریوں کے نتائج اور کھاتوں کی کتابوں کو مسترد کرنے کو چیلنج کیا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ 1: جعلی خریداری ہوئی یا نہیں، یہ حقیقت کا نتیجہ ہے، اور یہ عدالت فوری اپیل میں اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ جہاں تک کھاتوں کی کتابوں کو مسترد کرنے کا تعلق ہے، آمدنی ٹیکس حکام کی طرف سے ایسا کرنے کی ٹھوس وجوہات دی گئی ہیں، اور اس سے مختلف نظریہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔(994-ایف-جی)

2۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ متعلقہ حکام کو بہترین فیصلے تخمینہ کاری میں بھی آمدنی کا ایماندارانہ اور منصفانہ تخمینہ لگانے کی کوشش کرنی چاہیے، اور مکمل طور پر من مانی طور پر کام نہیں کرنا چاہیے، لیکن ضروری ہے کہ اس طرح کے معاملے میں کچھ حد تک قیاس آرائی کا کام شامل ہو اور یہ خود ٹیکس تشخیص الیہ ہے جو ذمہ دار ہے کیونکہ اس نے مناسب کھاتے جمع نہیں کیے۔ آمدنی ٹیکس حکام کی طرف سے فوری اے کیس میں کوئی من مانی نہیں تھی۔(A-995;H-994)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر 5809 آف 2006۔

جے پور بنچ، جے پور میں راجستھان کے لیے عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے آخری فیصلے اور حکم سے ڈی۔ بی۔ آئی۔ ٹی۔ اے۔ نمبر۔ اپیل کنندہ کے لیے پنکج جین، ابھے جین اور کے سی دعا۔

جواب دہندہ کے لیے ڈاکٹر اے ای چیلیہ، اریجیت پرسار، بی وی بلرام داس اور وینتھ کمار چیلیہ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس مارکنڈے کاٹجو۔اجازت دے دی گئی۔

یہ اپیل راجستھان ہائی کورٹ کے مورخہ 25 اگست 2004 کے آمدنی ٹیکس اپیل نمبر 80 آف 2004 کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے فاضل وکلاء کے دلائل سنے گئے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔اس مقدمے کے حقائق مختصر طور پر درج ذیل ہیں: اپیل کنندہ (محاسب) قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں کی تجارت کرتا ہے۔تشخیص کے دوران تشخیصی افسر نے محاسب کی حسابات کی کتابوں میں درج ذیل خامیاں نوٹ کیں۔

1۔ محاسب نے جن اشیاء کی تجارت کی ہے، ان کے لیے کوئی مقداری تفصیلات/ اسٹاک رجسٹر تیار نہیں کیا اور نہ ہی اسے محفوظ رکھا ہے۔

2۔ ریکارڈ میں یا کسی دستاویز میں ایسی کوئی شہادت موجود نہیں جس سے محاسب کی طرف سے دکھائے گئے اختتامی اسٹاک کی قیمت کا تعین کرنے کی بنیاد کی تصدیق کی جاسکے۔محاسب، اپنی حسابات کی کتابوں، خریداری کے بلوں اور فروخت کے انوائسز کی مدد سے بھی ایسی تفصیلات تیار کرنے سے قاصر ہے۔

3۔ اس مقدمے میں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 145(3) کے تقاضے واضح طور پر لاگو ہوتے ہیں۔

4۔ تقریباً 42 لاکھ روپے کی خریداریوں کی صداقت بغیر کسی شک کے ثابت نہیں ہوسکی۔

5۔ محاسب کی طرف سے اس تشخیصی سال میں ظاہر کردہ مجموعی نفع کی شرح (G P Rate) 13.49 فیصد ہے، جو اس کے پچھلے تشخیصی سالوں کے نتائج سے مطابقت نہیں رکھتی۔

6۔ "جم پلازہ" نامی فرم، جوانہی اشیاء کی مقامی فروخت میں مصروف ہے، نے تشخیصی سال 1997 - 98 میں رضا کارانہ طور پر 35 فیصد نفع کی شرح ظاہر کی۔

اس کے بعد تشخیص کار کے کھاتوں کی کتابوں کو تشخیص کار افسر نے مسترد کر دیا ز انداس نے آمدنی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 144 کے تحت بہترین فیصلے تخمینہ کاری کا سہارا لیا۔ تشخیص کے حکم میں تشخیص افسر نے کچھ تقابلی معاملات کا ذکر کیا ز انداس کا خیال تھا کہ تشخیص الیہ کے معاملے میں کم وبیش میسر کے جیم پلازہ سے ملتے جلتے حقائق ہیں جہاں مجموعی منافع کو 35.48 فیصد کے طور پر لیا گیا ہے۔ تشخیص کرنے تشخیص الیہ افسر نے تشخیص کرنے تشخیص الیہ کے مجموعی منافع کا تخمینہ 40 فیصد لگایا۔

تشخیصی آفیسر نے مزید کہا کہ مجموعی منافع کو کم کرنے کے لیے ٹیکس تشخیص الیہ نے جعلی خریداری دکھائی ہے۔

اپیل میں، کمشنر آمدنی ٹیکس (اپیل) نے تشخیص افسر کے زیادہ تر نتائج کو برقرار رکھا لیکن مجموعی منافع کو 40 فیصد سے کم کر کے 35 فیصد کر دیا۔

مزید اپیل میں ٹریبونل نے ٹیکس تشخیص الیہ کو مزید راحت دی تھی اور مجموعی منافع کی شرح کو کم کر کے 30 فیصد کر دیا تھا۔

ٹیکس تشخیص الیہ کے وکیل نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے کہ آمدنی ٹیکس حکام نے غلط فیصلہ دیا ہے کہ اپیل کنندہ نے جعلی خریداری دکھائی ہے، اور کھاتوں کی کتابوں کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں، چاہے جعلی خریداری ہوئی ہو یا نہیں، یہ حقیقت کا نتیجہ ہے، اور ہم اس اپیل میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ جہاں تک کھاتوں کی کتابوں کو مسترد کرنے کا تعلق ہے، آمدنی ٹیکس حکام کی طرف سے ایسا کرنے کی ٹھوس وجوہات دی گئی ہیں، اور ہمیں اس سے مختلف نظریہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ بہترین اندازے پر مبنی تشخیص میں کچھ نہ کچھ حد تک اندازہ شامل ہوتا ہے۔ یقیناً متعلقہ حکام کو چاہیے کہ وہ آمدنی کا دیانتدارانہ اور منصفانہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں، چاہے وہ اندازے پر مبنی تشخیص ہی کیوں نہ ہو، اور انہیں مکمل طور پر من مانی انداز میں کام نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم، بہترین اندازے کی بنیاد پر کی جانے والی تشخیص میں کچھ حد تک اندازہ لگانا ناگزیر ہوتا ہے، اور اس میں اصل قصور خود محاسب کا ہوتا ہے، جس نے مناسب حسابات جمع نہیں کروائے۔ ہماری رائے میں موجودہ مقدمے میں انکم ٹیکس حکام کی طرف سے کوئی من مانی یا ناانصافی نہیں کی گئی۔ لہٰذا، یہ اپیل بے بنیاد ہے اور اسی بنیاد پر خارج کی جاتی ہے۔ فریقین کو کوئی عدالتی خرچ نہیں دیا جاتا۔

آر۔ پی

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document